زخم پر پٹی بندھی ہو، تو وضو ہی کرنا ہوگا یا تیمم کر سکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:Nor-11624 تاریخ:10-06-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میری آنکھ کا آپریشن ہوا، جس کی وجہ سے میری آنکھ پر پٹی باندھی گئی ہے، ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ آپ اسے پانی سے بچائیے گا، اگر اس پر پانی لگا تو آپ کی آنکھ کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور نماز کے لیے وضو کرنے کی بجائے تیمم کیجئے گا۔ میں نے اپنے علاقے کے ایک عالم صاحب سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھا، تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ وضو کرنے کی بجائے تیمم کر کے نماز پڑھیں پھر ایک مفتی صاحب سے اپنی کیفیت بیان کر کے کال پر مسئلہ پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ آپ وضو ہی کریں گے جس جگہ پر پٹی بندھی ہوئی ہے، اس جگہ مسح کریں گے۔ میری شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس صورت میں وضو کا کیا حکم ہے؟ کیا مجھے تیمم کی اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ پر وضو کرنا ہی لازم ہے، تیمم کرنے کی اجازت نہیں۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اعضائے وضو پر زخم کی وجہ سے پٹی باندھی ہوئی ہو اور اس پٹی پر پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پٹی والے حصے کے علاوہ باقی اعضائے وضو کہ جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے، ان کو دھونے کا حکم ہے اور اس پٹی پر مسح کرنے کا حکم ہے اور اگر اس پٹی پر مسح کرنا بھی نقصان دہ ہو، تو اتنے حصے کو چھوڑ دے اور باقی اعضائے وضو کو دھولے کہ اس کے حق میں اسے دھونے یا مسح کرنے کا حکم ساقط ہے۔

نیز جس شخص نے غلط مسئلہ بتایا اس پر توبہ لازم ہے کہ بغیر علم کے شرعی حکم بتانا حرام ہے۔

زخم پر پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس کا حکم بیان کرتے ہوئے الاختیار لتعلیل المختار میں ہے:"فمن کان بہ جراحۃ یضرھا الماء ووجب علیہ الغسل غسل بدنہ إلا موضعھا ولا یتیمم لھا، و کذلک إن

كانت الجراحة في شيء من أعضاء الوضوء غسل الباقي إلا موضعها ولا يتيمم لها"یعنی: جسے ایسا زخم ہو جس پر پانی بہانا نقصان دے اور اس پر غسل لازم ہو جائے تو زخم والی جگہ کے علاوہ باقی بدن پر پانی بہائے اور وہ اس زخم کی وجہ سے تیمم نہیں کرے گا۔ اسی طرح اگر اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر زخم ہو جائے تو زخم والی جگہ کے علاوہ باقی اعضائے وضو پر پانی بہائے اور وہ اس زخم کی وجہ سے تیمم نہیں کرے گا۔

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد 01، صفحہ 33، مطبوعہ پشاور)

زخم کی جگہ کو کب دھویا جائے گا، کب اس پر مسح کیا جائے گا اور کب مسح کرنا بھی معاف ہے؟ اس حوالے سے تفصیل بیان کرتے ہوئے در مختار میں ہے:" لزوم غسل المحل ولو بماء حار، فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها، فإن ضر سقط أصلا "یعنی: اولاً زخم کی جگہ کو دھونا ہی لازم ہے اگرچہ گرم پانی سے ہو اور اگر دھونے سے ضرر ہو تو مسح کرے، اگر زخم کی جگہ پر مسح کرنے سے بھی ضرر ہو تو پٹی پر مسح کرے، اگر پٹی پر مسح کرنے سے بھی ضرر ہو تو معافی ہے۔

(در مختار معہ رد المحتار، جلد 01، صفحہ 517، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے فتاوی رضویہ میں سوال ہوا:"زید کی ران میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہے ڈاکٹر کہتا ہے پانی یہاں نقصان کرے گا مگر صرف اسی جگہ مضر ہے اور بدن پر ڈال سکتا ہے اس حالت میں وضو یا غسل کے لیے تیمم درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو تیمم غسل کا ویسا ہی ہے جیسا وضو کا؟ یا کیا حکم ہے؟

آپ علیہ الرحمۃ نے اس سوال کا جواب دیا:"صورتِ مسئولہ میں غسل یا وضو کسی کیلئے تیمم جائز نہیں وضو کیلئے نہ جائز ہونا تو ظاہر کہ ران کو وضو سے کوئی علاقہ نہیں اور غسل کیلئے یوں ناروا کہ اکثر بدن پر پانی ڈال سکتا ہے لہٰذا وضو تو بلاشبہ تمام و کمال کرے اور غسل کی حاجت ہو تو اگر مضرت صرف ٹھنڈا پانی کرتا ہے گرم نہ کرے گا اور اسے گرم پانی پر قدرت ہے تو بیشک پورا غسل کرے اتنی جگہ کو گرم پانی سے دھوئے باقی بدن گرم یا سرد جیسے سے چاہے، اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہو گا مگر اسے اس پر قدرت نہیں تو ضرر کی

جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کرلے اور اگر وہاں بھی مسح نقصان دے مگر دوا یا پٹی کے حائل سے پانی کی ایک دھار بہادینی مضر نہ ہوگی تو وہاں اُس حائل ہی پر بہادے باقی بدن بدستور دھوئے اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کرلے اگر اس سے بھی مضرت ہو تو اُتنی جگہ خالی چھوڑ دے۔ جب وہ ضرر دفع ہو تو جتنی بات پر قدرت ملتی جائے بجالاتا جائے۔۔۔ **یہی سب حکم وضو میں ہیں۔ اگر اعضائے وضو میں کسی جگہ کوئی مرض ہو۔**" (فتاوی رضویہ، جلد01(ب)، صفحہ617-618، رضا فاؤنڈیشن)

بغیر علم کے فتوی دینے کے متعلق کنز العمال میں بحوالہ ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے:" من افتی بغیر علم لعنته ملٰئکة السماء والارض "یعنی: **جو بغیر علم کے کوئی حکمِ شرعی بتائے اس پر آسمان وزمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔**

(کنز العمال، جلد10، صفحہ84، مطبوعہ ملتان)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

29شوال المکرم1442ھ/10جون2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے